خواجہ میر دردؔ

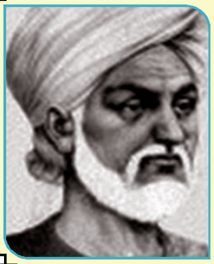

پیدائش: ۱۷۲۰ء

وفات: ۱۷۸۵ء

تصانیف: نالۂ درد، آہِ سرد، شمعِ محفل، واقعاتِ درد، دیوانِ دردؔ

حاصلاتِ تعلُّم: ان غزلوں کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱- مستند و معروف شعرا کے کلام سے انتخاب کر کے پسندیدہ اشعار کی بیاض تیار کر سکیں۔ ۲- شاعری میں ہیئت کے لحاظ سے کسی فن پارے میں مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف اور وزن شناخت کر سکیں۔ ۳- درسی کتاب میں نعت، غزل، مرثیہ، مخمس اور مسدس کا تقابلی جائزہ تحریر کر سکیں۔ ۴- علمِ بیان یعنی تشبیہ، استعارہ، مجازِ مرسل، کنایہ وغیرہ کی شناخت کر سکیں۔

غزل (۱)

سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا — بس ہجومِ یاس، جی گھبرا گیا

تجھ سے کچھ دیکھا نہ ہم نے جُز جفا — پر وہ کیا کچھ ہے کہ جی کو بھا گیا

کھل نہیں سکتی ہیں اب آنکھیں مری — جی میں یہ کس کا تصوّر آ گیا

میں نے تو ظاہر نہ کی تھی دل کی بات — پر مری نظروں کے ڈھب سے پا گیا

مٹ گئی تھی اُس کے جی سے تو جھجک — دردؔ کچھ بک بک کے تُو چونکا گیا

غزل (۲)

تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا — برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

مرا غنچۂ دل ہے وہ دل گرفتہ — کہ جس کو کسو نے کبھو وا، نہ دیکھا

یگانہ ہے تو آہ بے گانگی میں — کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا

کیا مجھ کو داغوں نے سروِ چراغاں — کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا

شب و روز اے دردؔ در پے ہوں اُس کے — کسو نے جسے یاں نہ سمجھا نہ دیکھا

(ماخوذاز: دیوانِ دردؔ)